افواہیں نہ پھیلائے بلکہ ان کو متعلقہ امراء تک پہنچا دے ۲۶

اگر مستحقین کو کچھ نہ دے سکے تو اُن سے نرمی سے بات کرے ۲۷

---

۲۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لام سلمۃ رضؓ و میمونۃ رضؓ) احتجبا منہ (ای من ابن ام مکتوم) قالت ام سلمۃ رضؓ فقلنا یا رسول اللہ الیس اعمیٰ لا یبصرنا ولا یعرفنا قال افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۶ ص ۷۶)

۲۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالعینان زناھما النظر (صحیح مسلم کتاب القدر) وفی روایۃ فزنا العین النظر (صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

۲۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذالک یرد ما فی نفسہ (صحیح مسلم)

۲۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزنا اللسان المنطق (صحیح بخاری کتاب الاستئذان وروی مسلم فی صحیحہ نحوہٗ)

۲۵ قال اللہ تعالیٰ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن (بنی اسرآئیل-۵۳)

۲۶ قال اللہ عزوجل واذا جآءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہٗ منھم (النسآء-۸۳)

۲۷ قال اللہ تعالیٰ واما تعرضن عنھم ابتغآء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولاً میسورًا (بنی اسرآئیل-۲۸)

سچ بولے، جھوٹ نہ بولے [4]

اگر لوگوں میں صُلح کرانے کے لئے کوئی بات خلاف واقعہ کہدے تو کوئی حرج نہیں [5]

کسی مسلم کو بُرا بھلا نہ کہے [6]

اگر دو مسلم ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہیں تو اس کا وبال ابتداء کرنے والے پر ہو گا بشرطیکہ دوسرا آدمی زیادتی نہ کرے [7]

کسی مسلم بھائی کو نہ کافر کہے، نہ اللہ کا دشمن کہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا [8]

چُغل خوری نہ کرے [9]

---

[1] قال اللہ عزوجل ولا تقولن لشای انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء اللہ واذکر ربک اذا نسیت (الکہف ۲۳-۲۴)

[2] قال اللہ عزوجل واغضض من صوتک (لقمان - ۱۹)

[3] قال اللہ تعالیٰ فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا (الاحزاب ۳۲)

[4] قال اللہ عزوجل وقولوا قولا سدیدا (الاحزاب - ۷۰) واجتنبوا قول الزور (الحج - ۳۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب البر)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستبان ما قالا فعلی البادیٔ مالم یعتد المظلوم (صحیح مسلم کتاب البر)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

غیبت نہ کرے یعنی اپنے مسلم بھائی کا ذکر اس کی عدم موجودگی میں اس طرح نہ کرے کہ اگر وہ اس کو سنتا تو اسے ناگوار گذرتا [۱]

کسی مسلم بھائی کا مذاق نہ اڑائے [۲]

کسی مسلم بھائی پر بہتان نہ لگائے [۳]

کسی مسلم بھائی کو بُرے لقب سے نہ پکارے [۴]

عصبیّت کی پکار نہ پکارے یعنی قومی و قبائلی، صوبائی و ملکی عصبیتوں کو نہ جگائے۔ ایسی پکار کو تفریق بین المسلمین کا سبب نہ بنائے خواہ وہ پکار بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو [۵]

نہ طعنہ دے، نہ لعنت کرے، نہ فحش بکے اور نہ بدزبانی کرے [۶]

کسی جانور پر بھی لعنت نہ کرے [۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضًا (الحجرات ۔ ۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ أعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بہتّہ (صحیح مسلم کتاب البر)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا أیھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم (الحجرات ۔ ۱۱)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم (الحجرات ۔ ۱۱)

[۴] قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات ۔ ۱۱)

[۵] اقتتل غلامان فنادی المھاجر یاللمھاجرین ونادی الانصاری یاللانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا دعوی اھل الجاھلیۃ ...... دعوھا فانھا خبیثۃ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی (رواہ الترمذی وحسنہ وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۳۲۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (صحیح بخاری)

[۷] بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وامرأۃ من الانصار علی ناقۃ فضجرت فلعنتھا فسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ (صحیح مسلم کتاب البر $\frac{۲}{۴۳۴}$)

کسی بُرائی کو علانیہ بیان نہ کرے، البتہ مظلوم، ظالم کی بُرائی کو علانیہ بیان کرسکتا ہے [2]

لوگوں کو ہنسانے کے لئے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے [3]

بچے کو بہلانے، پھسلانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے [4]

لوگوں کی بدکلامی کا جواب خوش کلامی سے دے [5]

الغرض اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے [6]

اگر کوئی شخص کسی کی بُرائی سے واقف ہے اور وہ اُسے بیان کرتا ہے تو وہ شخص جس کی بُرائی کی جارہی ہے بُرائی کرنے والے کی کسی بھی بُرائی، جس سے وہ واقف ہے بیان نہ کرے۔ اس کو اجر ملے گا اور بُرائی کرنے والے پر گناہ ہوگا [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئاً لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ (رواہ الترمذی فی باب اللعنۃ من ابواب البر والصلۃ واخرجہ ابوداؤد فی الادب وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۴۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا (رواہ ابوداؤد فی الادب وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۴۰۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم (النسآء۔۱۴۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد وحسنہ الترمذی) قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقاً (رواہ الترمذی وحسنہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطہ شیئاً کتب علیک کذبۃ" (احمد وابوداؤد سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صد ۲۸۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون۔۹۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً اولیصمت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سبک رجل بما یعلم منک فلا تسبہ بما تعلم منہ فیکون اجر ذلک لک ووبالہ علیہ (ابن منیع عن ابن عمر۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صد ۱۶۴)

زنا کی تہمت

اگر کوئی شخص کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کو اسّی کوڑے مارے جائیں[1][2]

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ نہ پیش کر سکے تو اس شخص کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے بلکہ شوہر اور بیوی کے درمیان لعان کرایا جائے[3]

اگر کوئی شخص اپنے غلام پر تہمت لگائے تو اس کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے[4]

خلاف وضع فطری

اگر کوئی شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس جانور کو بھی قتل کر دیا جائے تاکہ بعد میں یہ چرچا نہ ہو کہ یہی وہ جانور ہے جس سے بدفعلی کی گئی تھی، اس کے باقی رکھنے سے اس واقعہ کی یاد تازہ ہوتی رہے گی اور یہ نامناسب ہوگا[5]

اگر دو مرد آپس میں بدکاری کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجما احدا بغیر بینۃ لرجمتہا...... امرأۃ کانت قد اعلنت فی الاسلام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ (النور-۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین ٥.... (النور-٦ تا ٩)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکا وھو بری مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان یکون کما قال (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من وقع علی بہیمۃ وقال اقتلوہ واقتلوھا لا یقال ھذہ التی فعل بہا کذا وکذا (رواہ البیہقی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جز ۷، ص ۹۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جز ۲ ص ۱۰۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ (صحیح بخاری کتاب الأیمان والنذور باب الیمین الغموس جزء ۸ صـ ۱۷۱)

(یہ گناہ) کبیرہ (گناہ ہیں) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔

صحابہ رضؓ نے کہا :۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ ؟

اے اللہ کے رسول وہ کون سے گناہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغَافِلَاتِ (صحیح بخاری کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ جزء ۸ صـ ۲۲ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرھا جزء اول صـ ۵۱)

اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، جس شخص کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن غافل مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :-

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَبَائِرِ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر جزء اول ص۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے سلسلہ میں فرمایا (کہ یہ ہیں) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ۔

کیا میں تمہیں بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے گناہ نہ بتاؤں ؟

صحابہؓ نے کہا :-

بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اے اللہ کے رسول، ہاں (بتائیے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ

اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں :-

وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْتُ لَا یَسْکُتُ (وفی روایۃ لمسلم یکررھا حتّٰی قلنا لیتہ سکت) (صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر جزء ۸ ص۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے) بیٹھ گئے اور فرمایا : خبردار ہو جاؤ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، خبردار ہو جاؤ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا پھر آپ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک (میں نے کہا کیا آپ خاموش نہیں ہوں گے (صحیح مسلم میں ہے

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرھا جزء اول ص۵)

ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے)
(نوٹ :- خط کشیدہ الفاظ صحیح بخاری میں ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

أَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب الیمین الغموس جزء ۸ ص۱۷۱)

کبیرہ گناہ یہ ہیں :۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ، ماں باپ کی نافرمانی کرنا ، کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ۔

۴ امانت کی قسم کھانا ناجائز ہے ۔ امانت کی قسم ہرگز نہ کھائے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا (ابوداؤد کتاب الایمان والنذور باب کراهیة الحلف بالامانة جزء ۲ ص۱۰۷ وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة جزء ۲ ص۱۰۲)

جو امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ۔

۵ قسم دلانے والے کی نیت کے خلاف قسم نہ کھائے ۔ توریہ کرکے قسم دلانے والے کو دھوکا نہ دے ۔ قسم دلانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور دھوکا دینے والا گنہ گار ہوگا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

أَلْيَمِيْنُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب یمین الحالف علی نیة المستحلف جزء ۲ ص۴۵)

قسم میں قسم دلانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا جزء اول ص۵۵)

جو شخص ہمیں دھوکا دے وہ ہم سے نہیں ہے ۔

آپ ان کے جواب میں بھی ایسی بات کہئے جو بہت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ بیان کرتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

سورۃ المؤمنون 23 آیت نمبر 96 پارہ 18 پارہ رکوع 6 سورۃ رکوع 6

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴ اِلَّا
الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۵

ترجمہ اور (اے ایمان والو) جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (بدکاری کی) تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسّی کوڑے مارو اور (پھر) ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، یہ لوگ فاسق ہیں ۝۴ مگر ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ (تعالیٰ)

معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے ۝۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ

سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے

يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغٰفِلٰتِ۔ (صحیح بخاری کتاب المحاربین باب رمی المحصنات جزء ۸ ص۲۱۸)

اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھا جانا۔ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا۔ مؤمن پاکدامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

اپنے غلام پر بھی تہمت نہ لگائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ (صحیح بخاری کتاب المحاربین باب قذف العبید جز ۸ ص۲۱۸ وصحیح مسلم کتاب الایمان جزء ۲ ص۲۹)

جو کوئی اپنے غلام (یا لونڈی) پر (بدکاری) کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اس کو کوڑے پڑیں گے سوائے اس صورت کہ وہ ایسا (یا ایسی) ہی ہو جیسا اس نے کہا۔

① گواہی سچی دے۔ گواہی دینے سے منہ نہ موڑے۔ پیچ دار گواہی نہ دے، گواہی واضح اور صاف ہو۔ (النساء۔ ۱۳۵)

② گواہ کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو انکار نہ کرے۔ (البقرۃ۔ ۲۸۲)

③ گواہی کو چھپائے نہیں (البقرۃ۔ ۲۸۳)

④ زنا کی تہمت میں چار گواہوں کی گواہی ضروری ہے (النور۔۴)

⑤ پاکدامن عورت پر تہمت لگانے والا اگر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کی گواہی کبھی قبول نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کرے۔ (النور۔۴و۵)

⑥ گواہوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے (البقرہ۔ ۲۸۲)

⑦ مقدمات کے سلسلہ میں عموماً دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے (البقرۃ۔۲۸۲)(طلاق۔۲)

⑧ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری (البقرۃ۔ ۲۸۲)

⑨ لین دین کے معاملات میں گواہ ایسے لوگوں کو بنایا جائے جو فریقین کو پسند ہوں۔ (البقرہ۔ ۲۸۲)

اب ہم گواہی کے بقیہ مسائل نقل کرتے ہیں۔

⑩ اگر کسی شخص کو کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کسی چیز کا علم ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے کو گواہی کے لئے پیش کر دے، گواہی کے لئے بلائے جانے کا انتظار نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَاْتِىْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔ (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب بیان خیر الشھود جزء ۲ ص ۶۳)

کیا میں تمہیں بہترین گواہ کی خبر نہ دوں (یہ وہ شخص ہے) جو قبل اس کے کہ اس سے پوچھا جائے گواہی دیتا ہے۔

⑪ جھوٹی گواہی ہرگز نہ دے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:۔

سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے گناہوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا (بڑے

الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ (صحیح بخاری کتاب الشھادۃ باب ما قیل فی شھادۃ الزور جزء ۳ ص ۲۲۲)

گناہ یہ ہیں): اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

⑬ گواہ کو چاہیئے کہ لوگوں کے ڈر سے حق بات کو نہ چھپائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ حَقٍّ اِذَا رَاٰهُ اَوْ شَهِدَهٗ اَوْ سَمِعَهٗ۔ (رواه احمد وسنده صحيح بلوغ باب نهى الشاهد عن كتمان الحق خشية الناس جزء ۱۵ ص۲۲۱)

تم میں سے کسی شخص کو بھی لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے باز نہ رکھے جب اس حق کو اس نے دیکھا ہو یا وہ (اس وقت) موجود تھا یا اس نے سنا ہو۔

⑭ خائن، خائنہ، زانی اور زانیہ کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ نہ کسی شخص کی گواہی اس شخص کے خلاف قبول کی جائے جس سے وہ بغض رکھتا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِيَةٍ وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ (ابوداؤد كتاب القضا باب من ترد شهادته جزء ۲ ص۱۵۱ سنده قوی)

خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، زنا کرنے والے مرد، زنا کرانے والی عورت اور بغض رکھنے والے کی گواہی اپنے (کسی) بھائی کے خلاف قبول نہیں ہوگی۔

⑮ کسی ایسے شخص کی گواہی اس شخص کے حق میں قبول نہ کی جائے جس کا وہ گواہی دینے والا شخص محتاج ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ وَاَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ (ابوداؤد كتاب القضاء باب من ترد شهادة جزء ۲ ص۱۵۱ سنده صحيح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن، خائنہ اور بغض رکھنے والے کی شہادت کو مسترد فرمایا اور ایسے آدمی کی گواہی ان لوگوں کے حق میں رد فرمادی جن کا وہ گواہ محتاج ہو البتہ دوسروں کے حق میں اس کی گواہی کو جائز رکھا۔

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٨﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾

ترجمہ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے خود کے علاوہ انکے پاس دوسرے گواہ نہ ہوں تو ان (تہمت لگانے والوں) میں سے ہر ایک پر اس قسم کی گواہی دینی ضروری ہے کہ وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ بے شک وہ سچا ہے ﴿٦﴾ اور پانچویں دفعہ (یہ کہے) کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت (ہو) ﴿٧﴾ اور وہ (عورت جس پر تہمت لگائی گئی ہے) اپنے اوپر سے سزا کو اس طرح دفع کر سکتی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ وہ جھوٹا ہے ﴿٨﴾ اور پانچویں مرتبہ (یہ کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب (نازل ہو) ﴿٩﴾ اور (اے ایمان والو) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاتے) لیکن اللہ تو (تم پر) رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا اور (بڑی) حکمت والا ہے ﴿١٠﴾

شانِ نزول

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں :۔

اَنَّ عُوَیْمِرًا اَتٰی عَاصِمَ بْنَ عَدِیٍّ وَکَانَ سَیِّدَ بَنِیْ عَجْلَانَ فَقَالَ کَیْفَ تَقُوْلُوْنَ فِیْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُہٗ فَتَقْتُلُوْنَہٗ اَمْ کَیْفَ یَصْنَعُ سَلْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَتٰی عَاصِمٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ فَسَاَلَہٗ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرِہَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَہَا قَالَ عُوَیْمِرٌ وَاللّٰہِ لَا اَنْتَہِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَجَآءَ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُہٗ فَتَقْتُلُوْنَہٗ اَمْ کَیْفَ یَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فِیْکَ وَفِیْ صَاحِبَتِکَ فَاَمَرَہُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَۃِ بِمَا سَمَّی اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ فَلَاعَنَہَا ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ حَبَسْتُہَا فَقَدْ ظَلَمْتُہَا فَطَلَّقَہَا فَکَانَتْ سُنَّۃً لِمَنْ کَانَ بَعْدَہُمَا فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ النور جزء ۶ ص۱۲۵ و صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۶۲۷)

عویمر عاصم بن عدی کے پاس جو بنی عجلان قبیلے کا سردار تھا آیا اور پوچھا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی شخص کو پائے تو بتاؤ تم کیا کہتے ہو کیا اس کو مار ڈالے (اگر وہ ایسا کرے تو) پھر تم اس کو (قصاص میں) مار ڈالو گے، پھر کوئی کرے تو کیا کرے۔ عویمر نے کہا عاصم تم میرے لئے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوالات کو بُرا سمجھا۔ جب عویمر نے عاصم سے پوچھا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا) تو عاصم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سوالوں کو پسند نہیں فرمایا۔ عویمر نے کہا اللہ کی قسم میں تو پوچھ کر رہوں گا۔ آخر عویمر آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے تو کیا کرے۔ اگر اس کو مار ڈالے تو آپ اس کو (قصاص میں مار ڈالیں گے) تو پھر وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں قرآن (میں حکم) اتارا ہے۔ پھر آپ نے عورت اور مرد دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا اسی طرح سے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ عویمر نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر کہنے لگا یارسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو رکھوں

تو میں نے اس پر ظلم کیا۔ الغرض عویمر نے اس کو طلاق دے دی۔ پھر عورت اور مرد کے درمیان یہی طریقہ قائم ہو گیا (یعنی لعان کے بعد مرد اپنی بیوی کو طلاق دیدے)۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں

اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلَى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ

ہلال بن امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے تہمت لگائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلال سے) فرمایا تم (چار) گواہ لاؤ نہیں تو تمہاری پیٹھ پر حد قذف لگائی جائے گی انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی کو برا کام کرتے ہوئے دیکھے تو گواہ ڈھونڈتا پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگے گی۔ ہلال نے کہا قسم اس رب کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے باب میں ضرور کوئی ایسا حکم اتارے گا جس سے میری پیٹھ سزا سے بچ جائے گی۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل اترے اور یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان) آیتوں کے نزول سے فارغ ہوئے ہلال کی بیوی کو بلوایا۔ ہلال نے لعان کی گواہیاں دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے دیکھو اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے

الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ
الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ
السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَجَآءَتْ
بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ (صحیح بخاری کتاب
التفسیر باب تفسیر سورۃ النور جزء۲
ص۱۲۶ وصحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول
ص۶۵۰)

بھی گواہیاں دیں جب پانچویں گواہی کا وقت
آیا لوگوں نے اس کو روکا، یہ پانچویں گواہی (اگر
جھوٹ ہے) تو تجھ کو عذاب میں مبتلا کرے گی.
ابن عباس نے کہا یہ سن کر وہ عورت ذرا جھجکی
اور رک گئی ہم سمجھے کہ وہ اقرار کرلے گی (لیکن
ایسا نہیں ہوا) اس نے کہا میں اپنی قوم کو تمام عمر
کے لئے رسوا نہیں کرسکتی اور پانچویں گواہی بھی
اس نے دیدی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اب دیکھتے رہو کہ اگر اس عورت کا بچہ
کالی آنکھوں والا موٹے سرین والا موٹی پنڈلیوں
والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے
پھر اس عورت کا بچہ اسی صورت کا پیدا ہوا اس
وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جو لعان کے بارے میں اترا نہ
ہوتا تو میرا اور اس عورت کا معاملہ (کچھ اور)
ہوتا۔

لعان کا طریقہ اور متعلقہ مسائل

(۱) اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اسے چار گواہ پیش کرنے چاہیئں۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں :-

اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عَبَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا أَأُمْهِلُهُ حَتّٰۤی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ؟ قَالَ نَعَمْ (صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۱۵۶)

سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہ لانے تک ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۲) اگر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکے تو شوہر اور بیوی لعان کے لئے امیر یا قاضی کے پاس آجائیں۔ امیر یا قاضی کو چاہیئے کہ ان دونوں سے کہے : اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر وہ انکار کرے، تو دوبارہ ان الفاظ کو دہرائے۔ اگر وہ اس مرتبہ بھی انکار کریں تو تیسری مرتبہ پھر یہ الفاظ کہے۔

شوہر کی توبہ یہ ہے کہ وہ تہمت لگانے سے باز رہے اور اپنی غلطی کی معافی مانگے۔ بیوی کی توبہ یہ ہے کہ اگر اس نے واقعی گناہ کیا ہے تو اپنے گناہ کا اقرار کرے اور اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کر دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے ایک مقدمہ میں شوہر اور بیوی دونوں سے فرمایا :-

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اِنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَآئِبٌ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ النور جزء ۶ ص۱۲۶ وصحیح مسلم کتاب اللعان ۱/۴۸۹)

اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا تم میں کوئی توبہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں:۔

فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب صداق الملاعنۃ جزء ۷ ص۷۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں علیحدگی کروا دی۔ (لعان سے پہلے آپ نے) فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے توبہ سے انکار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جانتا ہے تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے انکار کیا۔ آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔ دونوں نے توبہ کرنے سے انکار کیا تو آخر آپ نے (لعان کے بعد) ان دونوں کو جدا کر دیا۔

(۳) اگر دونوں توبہ کرنے سے انکار کریں تو امیر یا قاضی کو چاہیئے کہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ بلائے اور دونوں کو نصیحت کرے اور ان سے کہے کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں آسان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں:۔

وَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ (صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۴۸۴)

آپ نے مرد کو پند و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے مقابلہ میں آسان ہے اس نے کہا نہیں، قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں نے عورت پر بہتان نہیں لگایا ہے۔ پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو پند و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں آسان

ہے اس نے کہا نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹا ہے۔

④ اگر دونوں میں سے کوئی بھی توبہ نہ کرے تو پھر امیر یا قاضی کو چاہئے کہ لعان کرائے۔ لعان کا طریقہ یہ ہے:۔

شوہر چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ "میں سچوں میں سے ہوں"۔ پانچویں بار یہ کہے کہ "اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت"۔ پھر بیوی چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ "بے شک یہ جھوٹوں میں سے ہے" اور پانچویں بار یہ کہے "اگر یہ سچّوں میں سے ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔" (سورۂ نور۔ ۶ تا ۹)

⑤ پھر شوہر تین مرتبہ طلاق دے اور امیر یا قاضی ان دونوں میں ہمیشہ کے لئے تفریق کرا دے۔

حضرت سہل فرماتے ہیں:۔

نَتَلَاعَنَا فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِیْقٌ بَیْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَیْنِ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب التلاعن فی المسجد جزء ۷ صـ ۵۳ و صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اوّل صـ ۶۴۷)

پھر دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا اور میں موجود تھا۔ اس شخص نے لعان سے فارغ ہونے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے اپنی بیوی کو تین بار طلاق دی پھر اُس نے اس عورت کو آپ کے سامنے علیحدہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا دو لعان کرنے والوں کے درمیان اسی طرح تفریق ہوا کرے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

لَاعَنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا۔ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب التفریق بین المتلاعنین جزء ۷ صـ ۵۵ و صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول صـ ۶۴۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد اور ایک انصاری عورت میں جدائی کرادی۔

⑥ لعان کی صورت میں شوہر کو مہر میں سے کچھ بھی نہ دلایا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا:۔

حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَكَ عَلَیْهَا قَالَ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَیْهَا فَذَاكَ

اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لینے والا ہے اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا اب اس عورت سے تیرا تعلق ختم ہو گیا۔ وہ کہنے لگا میرا مال آپ نے فرمایا تیرے لئے کوئی مال نہیں اگر تو سچا ہے

اَبْعَدُ لَكَ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب قول الامام للمتلاعنین ان احدکما کاذب فهل منکما تائب جزء ۷ صـ ۵۵ و صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول صـ ۶۴۸)

تو اس مال کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تو مال کا اور بھی زیادہ غیر مستحق ہے۔

۷) ایسی عورت کے اگر بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ اس عورت کی طرف منسوب ہوگا۔ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی۔

حضرت سہل فرماتے ہیں:۔

وَكَانَتْ حَامِلاً وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ إِنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا (صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۴۹۲)

وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے تھے۔ پھر یہ طریقہ جاری ہوگیا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اپنے حصہ کے موافق اس کی وارث ہوگی۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلاً لَاعَنَ امْرَاَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّهِ (صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۴۹۲)

ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی کرا دی اور بچہ کا نسب ماں سے ملا دیا۔

۸) اگر بچے کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو تو باپ کو چاہئے کہ صرف اس وجہ سے اپنی بیوی پر تہمت نہ لگائے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں:۔

اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ۔ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب اذا

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ وہ کہنے لگا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے فرمایا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟

عرّض بنفی الولد جزء ۷ ص۶۸ و صحیح مسلم کتاب اللعان جزء اول ص۴۹۱)

اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا وہ کہنے لگا شاید مادہ کی) کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا تو تیرے بیٹے نے بھی کھینچ لیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ○

(آلِ عمران - ۱۳۵)

اور متقی وہ لوگ ہیں کہ جب وہ بے حیائی کا کوئی کام یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور (اس سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے علاوہ گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا

اللہ کے ذمہ توبہ قبول کرنا تو بس انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں اور پھر بہت جلد توبہ کر لیتے ہیں، اللہ ایسے ہی

حَکِیْمًا ○

(النسآء - ۱۷)

لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ بڑے علم والا، بڑی حکمت والا ہے۔

(۳) موت کے حاضر ہونے سے پہلے توبہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ، اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

(النسآء۔ ۱۸)

اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو (مسلسل) برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے (اے اللہ) میں اب (ان بُرے کاموں سے) توبہ کرتا ہوں اور اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو کفر کی حالت میں مر رہے ہوتے ہیں، ان (سب) لوگوں کے لئے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۴) توبہ کرنے کے بعد نیک عمل کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○

(الفرقان۔ ۷۱)

اور جو شخص توبہ کرے اور (پھر) نیک عمل کرتا رہے تو یقیناً وہی (صحیح معنوں میں) اللہ سے توبہ کرتا ہے۔

(۵) خلوص نیت سے توبہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا، عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ (التحریم۔ ۸)

اے ایمان والو، اللہ سے خالص دل سے توبہ کرو، ہوسکتا ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو دور کردے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تبارک وتعالیٰ قل ادعوا اللہ جزء ۹ صـ۱۴۱ و صـ۱۶۳ وصحیح مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت جزء اول صـ۳۶۱)

اللہ اپنے بندوں میں سے اُن پر رحم کرتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن جزء ۹ صـ۱۴۱)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد ۹/۸)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ (رواہ الترمذی فی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان وصححہ جزء ۲ صـ۱۳)

رحمٰن رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے (تو اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

③ لوگوں سے شیریں کلامی سے بات کرے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ ۔ اور (اے رسول) میرے بندوں سے کہہ دیجئے

(بنی اسرآءیل - ۵۳) کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہت اچھی ہو ۔

④ افواہیں نہ پھیلائے بلکہ جو خبر بھی سُنے اسے متعلقہ امراء کو پہنچا دے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۔

(النسآء - ۸۳)

اور (بعض لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ) جب ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے (عوام میں) پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ اس بات کو رسول کی طرف یا اپنے امراء کی طرف لوٹا دیتے تو ان میں سے جو تحقیق کے وسائل رکھتے ہیں اس کی تحقیق کر لیتے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ○

(الحجرات - ٦)

اے ایمان والو، اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لائے تو (اس کی خوب) تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ لاعلمی میں تم کسی قوم پر جا پڑو پھر (بعد میں) تمہیں اپنے فعل پر نادم ہونا پڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (صحیح مسلم مقدمۃ الصحیح باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع جزء اول صـ١٠)

کسی آدمی کے لئے بلحاظ جھوٹ کے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرے۔

تقدیر کے متعلق یہ ایمان رکھے کہ وہ آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھی گئی ہے[1]
تقدیر کا انکار کرنے والوں کی عیادت نہ کرے، نہ ان کے جنازہ میں شرکت کرے، نہ ان کے پاس بیٹھے اور نہ ان کو سلام کرے[2]

اگر کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہے کہ "اگر میں ایسا کرتا" (تو یہ مصیبت مجھے نہیں پہنچتی) بلکہ یہ کہے،

قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ

ترجمہ:۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا۔

"اگر" کا لفظ شیطانی کام (کا دروازہ) کھولتا ہے[3]

خوشی اور مسرّت

جب کوئی خوشی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سجدۂ شکر کرے[4]
خوشی کے موقع پہ اترانہ جائے بلکہ اسے اللہ کا فضل سمجھے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموٰت والارض بخمسین الف سنۃ (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس امتی الذین یقولون لا قدر، ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی ۱/۱۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۱۴۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابک شیٔ فلا تقل لو انی فعلت کذا کان کذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان (صحیح مسلم کتاب القدر)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذالک لاحد الا المؤمن ان اصابتہ سرآء شکر فکان خیرا لہ (صحیح مسلم) اذا جاءہ امر سرور خر ساجدا للہ تعالیٰ (رواہ ابوداؤد فی الجہاد والترمذی فی ابواب السیر عن ابی بکرۃ رض وسندہ صحیح وفی الباب عن البراء، اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ باسناد صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صہ ۳۸۹)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تفرحوا بما آتاکم (الحدید-۲۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ لا یحب الفرحین (القصص-۷۶)

تقدیر

تقدیر پر ایمان لائے ؀

تقدیر کے مسئلہ میں بحث اور غور و فکر نہ کرے ؀

اس بات پر یقین رکھے کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ؀

تقدیر کی وجہ سے عمل نہ چھوڑ بیٹھے بلکہ عمل کرتا رہے، تقدیر کو تسلی اور انکساری کا ذریعہ سمجھے یعنی جب کوئی مصیبت یا نقصان پہنچے تو اس کے غم میں نہ گھلے بلکہ یہ کہہ کر تسلی کرے کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا اور جو کوئی نعمت یا عزت سے بہرہ ور ہو تو اترا نہ جائے بلکہ یہ کہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس نے میری قسمت میں پہلے سے لکھ دیا تھا ؀

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام فحسنہ کحسن الکلام و قبیحہ کقبیح الکلام (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۱۲۲)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۳؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا، ان ذالک علی اللہ یسیر ٥ (الحدید۔ ۲۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

۴؎ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم یختصمون فی القدر فکانما یفقأ فی وجھہ حب الرمان من الغضب فقال بھذا امرتم (رواہ ابن ماجۃ فی باب القدر من السنۃ عن عبد اللہ بن عمرؓ وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۱۸۹)

۵؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا (التوبۃ۔ ۵۱)

۶؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتٰکم (الحدید۔ ۲۳) قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا (صحیح بخاری کتاب الصلح باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس جزء ۲ ص۲۴۰ وصحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الکذاب جزء۲ ص۱۳۸)

وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات پہنچائے یا کہے۔

(۱۰) کسی مسلم کو بُرا بھلا نہ کہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ (صحیح بخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا جزء ۹ ص۶۳ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق جزء اول ص۱۴۵)

مسلم کو بُرا کہنا گناہ ہے۔

(۱۱) کسی کی چغل خوری نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمۃ جزء ۸ ص۲۱ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ جزء اول ص۵۷)

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ (الحجرات ۔ ۱۲)

ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الغیبۃ جزء ۲ صـ۳۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرو کہ (اگر وہ سُنے تو) اُسے برا لگے۔ (ایک شخص نے) کہا آپ ایسی صورت میں کیا فرماتے ہیں اگر وہ بُرائی جو میں کہہ رہا ہوں میرے بھائی میں پائی جاتی ہو تو ایسی صورت میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپنے فرمایا اگر وہ برائی اس میں ہے تو تم نے غیبت کی اگر وہ برائی اُس میں نہیں ہے تو تم نے بہتان لگایا۔

(۱۳) کسی مسلم بھائی کا مذاق نہ اڑائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ۔ (الحجرات ۔ ۱۱)

اے ایمان والو، کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔

(۱۴) کسی مسلم بھائی پر بہتان نہ لگائے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ۔ (الحجرات ۔ ۱۱)

آپس میں ایک دوسرے کو عیب سے منسوب نہ کرو۔

(۱۵) کسی مسلم بھائی کو بُرے لقب سے نہ پکارے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔ (الحجرات ۔ ۱۱)

ایک دوسرے کو (بُرے) القاب سے نہ پکارو، ایمان (لانے) کے بعد (کسی کا) بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے۔

(۱۶) عصبیت کی پکار نہ پکارے یعنی قومی و قبائلی، صوبائی و ملکی، لسانی و معاشرتی عصبیتوں کو

نہ جگائے۔ ایسی پکار کو بین المسلمین تفریق کا سبب نہ بنائے خواہ وہ پکار کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔

حضرت جابر فرماتے ہیں:۔

كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ المنٰفقون جزء ۶ ص ۱۹۱ وصحیح مسلم کتاب البر باب نصر الاخ ظالما او مظلوما جزء ۲ ص ۴۳۱)

ہم ایک لڑائی میں تھے (یا) ہم ایک فوج میں تھے۔ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ایک ہاتھ مارا۔ انصاری نے فریاد کی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے فریاد کی اے مہاجرین دوڑو۔ یہ آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی اور فرمایا یہ زمانہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، ایک مہاجر نے ایک انصاری کے ہاتھ مارا تھا آپ نے فرمایا ایسی پکار کو چھوڑ دو یہ خبیث پکار ہے۔

(۱۷) نہ طعنہ دے، نہ لعنت کرے، نہ فحش بکے اور نہ بدزبانی کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ (رواہ الحاکم فی کتاب الایمان باب لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان جزء اول ص ۱۲۔ سندہ صحیح۔ الاحادیث صحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۳۲۰)

مؤمن نہ طعنہ دیتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے، نہ فحش بکتا ہے اور نہ بدکلامی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔

(النسآء - ۱۴۸)

اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ (کوئی کسی کی) علی الاعلان برائی کرے مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو (وہ ظالم کی برائی کر سکتا ہے)۔

(۲۰) لوگوں کی بد کلامی کا جواب بھی خوش کلامی سے دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ۔

(المؤمنون - ۹۶)

(اور اے رسول) برائی کا جواب بھلائی سے دیا کیجئے۔

(۲۱) اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف جزء ۸ ص۳۹ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار [illegible] ۱/۳۹)

جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے۔

ترجمہ | اور (اے رسول) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتیں، (برائی کو ایسے طریقے سے) دفع کیجئے جو بہت اچھا ہو، ایسا کرنے سے وہ شخص کہ اس کے اور آپ کے مابین عداوت ہے (ایسا ہو جائے گا) گویا کہ وہ آپ کا بڑا گہرا دوست ہے (۳۴) اور یہ چیز انہی لوگوں کو ملتی ہے جو

صبر کرتے ہیں اور ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے (خوش) نصیب ہوتے ہیں (۳۵) اور (اے رسول) اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ طلب کیا کیجئے، بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے (۳۶)

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ، نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ○

(المؤمنون ۔ ۹۶)

(اور اے رسول) برائی کا جواب بھلائی سے دیجئے، جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں ہمیں (سب) معلوم ہے۔

آگے فرمایا (وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ) اور یہ چیز انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور انہی لوگوں کو ملتی ہے جو بڑے (خوش) نصیب ہوتے ہیں۔

برائی کے بدلہ بھلائی کرنا ایک ایسی عظیم الشان خصلت ہے کہ ہر کس و ناکس کے حصہ میں نہیں آتی۔ یہ تو انہی لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو صبر کرتے ہیں، برائی کے بدلہ برائی کرنے سے اپنے نفس

کو روکتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں اور معاف اور درگذر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ، وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○

(آل عمران ۔ ۱۳۴،۱۳۳)

اور (اے ایمان والو) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی سے آؤ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (اور متقی وہ لوگ ہیں) جو فراخی اور تنگی ہر حال میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں (یہ نیکی کرنے والے ہیں) اور اللہ نیکی کرنے والوں ہی سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

(الشوریٰ ۔ ۴۳)

اور جو صبر کرے اور (بدلہ نہ لے بلکہ) معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○

(الاعراف - ۱۹۹)

اور (اے رسول) عفو و درگذر (کا شیوہ) اختیار کیجئے، نیک کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب جزء ۸ ص۳۴ و صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فضل من یملك نفسه عند الغضب جزء۲ ص۴۳۹)

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو جائے پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

ترجمہ

اور (اے ایمان والو) اگر مؤمنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دیا کرو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم اس سے لڑو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ (اللہ کے حکم کی طرف) لوٹ آئے تو ان دونوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور (دیکھو ہر حال میں) انصاف ہی کیا کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ⑨ مؤمنین تو آپس میں بھائی بھائی ہیں لہذا اپنے دو بھائیوں کے درمیان (ضرور) صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ (اللہ کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے ⑩

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

(النحل۔ ۹۰)

(اور اے ایمان والو) بے شک اللہ انصاف، احسان اور رشتہ داروں کو (مالی امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بری بات اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے، (اے ایمان والو) اللہ تمہیں نصیحت کر رہا ہے تاکہ تم (ان باتوں کا خاص) خیال رکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ

اے ایمان والو، (محض) اللہ (کی رضا) کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے کھڑے

قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا، اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

(المآئدۃ ۔ ۸)

ہو جایا کرو کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، (نہیں) انصاف ہی کیا کرو، یہی تقویٰ کے قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ، اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ ، لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ، لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ، اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ○

(الشوریٰ ۔ ۱۵)

اور (اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل کی ہے ، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم لوگوں کے درمیان انصاف کردوں ، اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ، ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں ، ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو (ایک دن) جمع کرے گا اور اسی کی طرف (ہم سب کو) لوٹ کر جانا ہے (وہی فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ، اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○

(النسآء ۔ ۵۸)

(اے ایمان والو) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے حوالے کردیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کرو ، بے شک اللہ تم کو اچھی اچھی نصیحتیں کررہا ہے ، بے شک اللہ سننے والا ، دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی ۔

(الانعام ۔ ۱۵۳)

اور جب تم کوئی بات کہو تو انصاف کی بات کہو خواہ وہ شخص (جس کو انصاف کی بات کہنے سے نقصان پہنچ رہا ہے) تمہارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَ اَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام العادل جزء ۲ ص ۱۲۴)

جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کی داہنی طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے حکم میں، اپنے اہل وعیال میں اور جس کام کا والی انہیں بنایا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

حضرت سہیلؓ بن سعد کہتے ہیں:۔

أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب قول الامام

قباء کے لوگ آپس میں لڑ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے پر پتھر پھینکے ۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ۔ آپ نے فرمایا چلو ہم ان کے پاس چلیں تاکہ ان کے درمیان

لاصحابہ اذھبوبنا نصلح جزو۳ ص۲۴۰)

صلح کرادیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا (صحیح بخاری کتاب الادب باب یایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن جزء ۸ ص ۲۳ و صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظن جزء ۲ ص ۲۳ وزاد مسلم فی روایة وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَنَافَسُوا)

بدگمانی سے بچو بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے کسی کی (خفیہ) باتوں کو نہ معلوم کرو، کسی کا عیب نہ تلاش کرو، قیمت بڑھانے کے لئے بولی نہ لگاؤ، حسد، بغض، قطع تعلق، قطع رحمی نہ کرو اور دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، نہ حسد کرو اور

وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (صحیح بخاری کتاب الادب باب الهجرة جزء ۸ ص ۲۵ و صحیح مسلم کتاب البر باب النهی عن التحاسد جزء ۲ ص ۳۲۲)

نہ قطع تعلق کرو بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلم کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلم بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (ناراض) رہے اور اسے چھوڑ دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ (صحیح بخاری کتاب الادب باب الھجرۃ جزء ۸ ص ۲۶ وصحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الھجر فوق ثلاث جزء ۲ ص ۲۲۳)

کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے، دونوں ملاقات کریں اور ایک دوسرے سے منہ پھیرلیں اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۔

ایک مؤمن (دوسرے) مؤمن کے لئے مثل عمارت کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے ۔

حضرت ابو موسیٰ رض کہتے ہیں :۔

ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ (صحیح بخاری کتاب الادب باب تعاون المؤمن بعضھم بعضا جزء ۸ ص ۱۲ وصحیح مسلم کتاب البر باب تراحم المؤمنین جزء ۲ ص ۲۳۱)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں تشبیک کی (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔ مطلب یہ کہ جس طرح انگلیاں آپس میں مل کر ایک دوسرے کی تقویت کا سبب ہیں اسی طرح مؤمنین کو بھی مل کر اتفاق واتحاد سے رہنا چاہئے تاکہ وہ ایک دوسرے کی تقویت کا سبب بن سکیں)۔

(نوٹ :۔ صحیح مسلم میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کا ذکر نہیں ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا

مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے اور

يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم جزء ۳ ص۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم جزء ۲ ص۳۱۴)

نہ اسکو (کسی ظالم کے) حوالہ کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کے کام میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اس کی مدد کرے گا اور جو شخص کسی مسلم سے کسی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے دور کردے گا اور جو شخص مسلم کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب چھپائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (صحیح بخاری کتاب المظالم باب اعن اخاک ظالما اومظلوما جزء ۳ ص۱۶۸ وروی مسلم نحوہ فی کتاب البر باب نصر الاخ ظالما اومظلوما جزء ۲ ص۳۱۴)

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو ظلم سے روک دو)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم المسلم جزء ۲ ص۳۱۴)

حسد نہ کرو، قیمت بڑھانے کے لئے بولی نہ لگاؤ، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، تم میں سے کوئی دوسرے کی بولی پر بولی نہ لگائے۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو چھوڑے نہ اس کو حقیر سمجھے، تقویٰ یہاں ہے آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا۔ مسلم کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلم کی سب چیزیں اس کا خون، اس کا مال اور اس کی (عزت اور) آبرو (دوسرے) مسلم پر حرام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ للناس والبھائم جزء ۸ صـ ۱۲ صحیح مسلم کتاب البر باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم جزء ۲ صـ ۲۳۱)

مؤمنین سب ایک دوسرے پر رحم کرنے ، محبت کرنے اور مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں، نیند نہیں آتی اور بخار چڑھ جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اَلْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكَى رَاْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ (صحیح مسلم کتاب البر باب تراحم المؤمنین جزء ۲ صـ ۲۳۲)

مسلمین شخص واحد کے مانند ہیں ۔ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا پورا جسم تکلیف پاتا ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو اس کا پورا جسم درد و کرب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ جزء اول صـ ۱)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ترجمہ اے ایمان والو، کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے وہ لوگ (جن کا مذاق اڑ رہا جارہا ہے) مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور (یہ حکم صرف مردوں ہی کے لئے نہیں بلکہ) عورتیں بھی (دوسری) عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ (عورتیں جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے)

مذاق اڑانے والی عورتوں سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب سے منسوب نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برُے) القاب سے پکارو، ایمان (لانے) کے بعد کسی کا) برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو لوگ (ان باتوں سے) توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں (۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
(صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم جزء۳ صـ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب البر والصلۃ جزء صـ۴۳۰)

جو شخص کسی مسلم کا عیب چھپائے اللہ قیامت کے دن اس کا عیب چھپائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب بشارۃ من ستر اللہ تعالے عیبہ جزء۲ صـ۴۳۲)

کوئی بندہ کسی (دوسرے) بندے کے عیب کو نہیں چھپاتا مگر یہ کہ اللہ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔

جو عیب کسی مسلم بھائی میں نہ ہو اس کو اس کی طرف منسوب کرنا تو اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ (صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینہی من السباب و اللعن جزء۸ صـ۱۸)

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق یا کافر کہے اور وہ شخص فاسق یا کافر نہ ہو تو تہمت کا وہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫

ترجمہ (اے ایمان والو، بہت گمان کرنے سے بچا کرو اس لئے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، کسی کی عیب جوئی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو کیا تم کو اس سے کراہت (نہیں) آئے گی اور (دیکھو) اللہ سے ڈرتے رہو (توبہ کرو) بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا (اور) بہت رحم کرنے والا ہے ⑫

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،۔

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا (صحیح بخاری کتاب الادب باب یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن جزء ۸ ص۲۳ و صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظن جزء ۲ ص۴۳۳ و ص۴۳۴)

بدگمانی سے بچو، بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے، کسی کا راز نہ معلوم کرو، کسی کا عیب نہ تلاش کرو، بولی پر بولی نہ لگاؤ، حسد، بغض اور تعلقات منقطع نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت علی بن الحسینؓ کہتے ہیں :-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں جب وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا جلدی نہ کر دیہاں تک

مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا (صحیح بخاری کتاب الصوم ابواب الاعتکاف باب زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہ جزء ۳ ص۶۵)

کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں۔ ان کی رہائش اسامہ ابن زید کے گھر میں تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے۔ راستہ میں دو انصاری ملے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو پکارا اور بلایا پھر فرمایا یہ (میری بیوی) صفیہ بنت حییؓ ہیں۔ وہ کہنے لگے سبحان اللہ اے اللہ کے رسول (ہم آپ پر برا گمان کریں گے) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے جسم میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے عیب جوئی سے بھی منع فرمایا ہے۔ کسی کے عیب تلاش کرنا اچھی نیت سے تو ہو نہیں سکتا۔ اس میں بری نیت ہی عموماً شامل ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اس شخص کے عیب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو رسوا اور ذلیل کرے۔ کسی مسلم کو اپنے مسلم بھائی کے لئے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ یہ اسلامی اخوت کے منافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وَلَا تَجَسَّسُوا (صحیح بخاری کتاب الادب باب یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیر من الظن بعض الظن اثم ولا تجسسوا جزء ۸ ص۲۳ صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظن والتجسس ۲/۳۴۳)

کسی کا عیب نہ تلاش کرو۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ قَالَ إِنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ (تعالیٰ) اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرو کہ (اگر وہ

كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ جزء ۲ صفحہ ۳۲۴)

سامنے ہو) تو اس کو ناگوار گذرے۔ کسی شخص نے کہا: یا رسول اللہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ (عیب) اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ (عیب) اس میں نہیں ہے تو تم نے بہتان لگایا۔

کو معاف نہیں کریگا بلکہ ان کی بنیاد پر اس شخص کو سزا دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ
ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا
اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا
فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهٗ عَشْرَ
حَسَنٰتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ
كَثِيْرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ
هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اذا ھمّ
العبد بحسنة جزء اول ص۶۷ وصحیح بخاری
کتاب الرقاق باب من ھمّ بحسنة او سیئة ص۱۲۸)
وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَحَاهَا اللّٰهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى
اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ (صحیح مسلم جزء اول ص۶۷)

اللہ نے نیکیاں اور برائیاں مقرر کر دیں، پھر ان کی
وضاحت بھی کر دی، تو اب جو شخص کسی نیکی کا ارادہ
کرے لیکن اس نیکی کو کرے نہیں تو اللہ تعالے اپنے
ہاں اس کو ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر کوئی
شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر اس نیکی کو کر بھی لے
تو اللہ عز وجل اپنے ہاں دس نیکیوں سے لے کر
سات سو تک بلکہ کثیر تعداد میں اس کے مثل نیکیاں
لکھ لیتا ہے اور اگر کسی شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا
لیکن پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ اپنے ہاں ایک
کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا،
پھر اُسے کر لیا تو اللہ ایک ہی برائی لکھتا ہے (پھر
اگر چاہتا ہے تو) اس کو بھی مٹا دیتا ہے اور اللہ
کے ہاں وہی ہلاک ہوگا جس کو ہلاک ہونا ہے۔